بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ امان ۱۳۲۱ھش | ۷ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | ۲۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ پھنسی کی تکلیف میں پہلے کی نسبت کمی ہے احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اُن کو بخار ۹۹ ہے۔ عام حالت اچھی ہے۔ نیز درد اور ورم میں بھی کمی ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کل رات لاہور سے واپس تشریف لائیں۔

یہ خبر رنج اور افسوس کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ کہ جناب حافظ نبی بخش صاحب والد حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ طویل علالت کے بعد آج صبح ۵ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت پُرانے صحابی تھے۔ جنازہ کل ۱۱ بجے مہمان خانہ کے صحن میں ہو گا۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ ۷ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ھ

اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وُہ معرکۃ الآرا تصنیف "براہین احمدیہ" جس کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایسے معاند نے بھی لکھا تھا۔ کہ تیرہ سو سال میں اسلام کی تائید میں ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہُوئی۔ اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے دریافت کیا تھا۔ کہ

"غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ عیسائی اور آریہ مرزا صاحب کے خاص مخاطب تھے۔ ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہُوا؟ ہاں اتنا اثر ضرور ہُوا۔ کہ دونوں گروہ ہزاروں کے شمار سے لاکھوں کی تعداد تک پہونچ کر مرزا صاحب کے غرور اور تکبر کا جواب دیتے ہیں۔"

اس کا جواب ہم نے یہ دیا۔ کہ ان پر یہ اثر ہُوا۔ کہ پہلے آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مناظرات اور مباحثات کے لئے جو چیلنج پر چیلنج دیا کرتے تھے۔ وُہ ختم ہو چکے ہیں۔ اب ان میں قطعاً یہ سکت نہیں ہے۔ کہ پہلے کی طرح مسلمانوں کو مقابلہ کے لئے بلائیں اور یہ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل اور براہین کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ عیسائی اور آریہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کے ساتھ کوئی مناظرہ نہ کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی بتایا۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ نشانات اور دلائل کے ذریعہ عطا کیا اسی طرح احمدیت کو بھی غالب کر رکھا ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک آریوں اور عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کی صداقت کے جو دلائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کئے ہیں ان میں کوئی اثر نہیں۔ تو پھر یہی بات انہیں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کہنی پڑے گی۔ کیونکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں غیر مسلموں کی تعداد دُنیا میں ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ اور اب بھی زیادہ ہے۔

اس آخر الذکر امر کو نذرِ تغافل کرتے ہُوئے مولوی صاحب نے مناظرات وغیرہ کے متعلق اب پھر اول تو یہ لکھا ہے۔ کہ:-

"براہین احمدیہ جو ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۷۹ء میں طبع ہُوئی تھی۔ اس کی طباعت کے بعد آریوں اور عیسائیوں سے جتنے مباحثات ہُوئے۔ کیا ان کا کوئی شمار ہے۔ ہرگز نہیں۔"

اور پھر خود ہی یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ:-

"مذہبی مباحثات کا وہ زور شور نہیں رہا۔ جو آج سے دس بیس سال پہلے تھا۔"

"مسیحی مناظر عام طور پر قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے پر توجہ نہیں کرتے۔"

یہی ہم کہتے ہیں۔ مولوی صاحب کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عیسائی اپنے آپ کو فاتح جماعت مرزائیہ سمجھ کر اس کو نظر انداز کئے ہُوئے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ فاتح مفتوح کو نظر انداز نہیں کیا کرتا۔ بلکہ اس پر پورا تسلّط جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر عیسائی یہ اُلٹی گنگا کیوں بہا رہے ہیں۔ دراصل یہ مولوی صاحب کے فہم کا قصور اور تعصب کا نتیجہ ہے کہ احمدیت کی تائید میں صاف و سیدھی بات بھی انہیں اُلٹی نظر آتی ہے۔

براہین احمدیہ اور دوسری تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شائع ہونے کے معاً بعد مناظرات کے بند ہو جانے کا ثبوت طلب کرنا بھی مولوی صاحب کی زبردستی ہے۔ جب تک مناظرہ کرنے والے ان دلائل سے اچھی طرح واقفیت حاصل نہ کر لیں۔ اور انہیں مخالف کے بالمقابل پیش کرنے کی قابلیت نہ پیدا کر لیں۔ پھر جب تک مخالف بار بار ان کی قوت اور اثر کو مشاہدہ نہ کر لیں۔ اس وقت تک میدانِ مقابلہ سے اپنے قدم کیونکر پیچھے ہٹا سکتے ہیں۔ پس یہ درست ہے۔ کہ براہین احمدیہ کی طباعت کے بعد آریوں اور عیسائیوں سے بہت سے مباحثات ہُوئے۔ اور ہونے چاہیئے تھے۔ تا کہ آریوں اور عیسائیوں پر بار بار شکست کھانے سے واضح ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے مقابلہ کے لئے دلائل کے جو انبار لگا دیئے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ آخر جب انہوں نے دیکھ لیا۔ اور اچھی طرح سمجھ لیا۔ کہ احمدی مناظر جو دلائل پیش کرتے ہیں۔ وُہ ناقابل تردید ہیں۔ تو انہوں نے احمدیوں کے مقابلہ میں آنے سے بچنا شروع کر دیا جس کا اعتراف خود مولوی صاحب کو بھی ہے افسوس ہے۔ کہ ہمارے مخالف ہمارے متعلق انصاف سے کام نہیں لیتے۔ اور دیدہ دانستہ حق پوشی کا ارتکاب اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں ورنہ یہ بھی کوئی چھپی ہُوئی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت اور حقانیت کے متعلق جو دلائل پیش فرمائے ہیں ان کو کسی مذہب و ملت کے لوگ رد نہیں کر سکتے۔ اور اس کے مقابلہ میں اسلام نہ صرف اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ بلکہ تمام باطل مذاہب کا رد بھی کرتا ہے۔ یہ کمال انہی دلائل میں ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ اور اپنی دیگر تصانیف میں پیش فرمائے ہیں۔ کاش ان پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے فائدہ اٹھایا جائے۔

کاغذ فروخت کرنے کا حکومت خود انتظام کرے

کاغذ فروشوں کی ناجائز نفع اندوزی کے انسداد کے لئے حکومت نے دیسی کاغذ کا بھاؤ مقرر کر دیا ہے۔ جہاں تک نرخ کے مقرر کرنے کا سوال ہے حکومت کا یہ اقدام مستحسن ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہُوا ہے۔ کہ جس طرح گندم کے نرخ کے تعین پر گندم فروشوں نے اپنے سٹاک دبا لئے۔ اسی طرح دیسی کاغذ کا نرخ مقرر ہونے پر کاغذ والوں نے بھی وُہی طریق اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ کوئی کاغذ فروش ذخیرہ رکھنے کے باوجود کاغذ کا ایک شیٹ دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایک آدھ تاجر منت و سماجت سے تیار ہو جاتا ہے۔ تو وُہ خوردہ فروشی کی رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک رِم سے زیادہ کاغذ نہیں دیتا۔ ہر نوع کاغذ کے تاجروں کی یہ انسانیت سے گری ہُوئی حرکات بہار جاری ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ نرخ کے تعین کے نتیجہ میں اخبارات کو جو ناگفتہ بہ مشکلات پیش آ رہی ہیں ان کے ازالہ کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ دوکانداروں کے تمام ذخائر پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور آئندہ کاغذ کی مِلّوں کو حکم دیا جائے۔ کہ وُہ کسی تاجر کو مال نہ دیں۔ بلکہ ملیں جس قدر کاغذ تیار کریں۔ گورنمنٹ

دعا بجناب حضرت باری تعالیٰ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوھر

آ مری ہستی تیرہ کو درخشاں کر دے
سوز الفت سے مرا دل شرر افشاں کر دے
وہ جنوں دے کہ جو شہر دل کو بھی ویراں کر دے
وہ جنوں ضبط کی زنجیر دل سے جکڑا ہوا ہے
بھر دے وہ نور تجلی میرے دل میں یارب
اشک وہ دے کہ جو دوزخ کو کریں سرد آبہ
حوصلہ دے کہ پہاڑوں کو بنا دوں وادی
میرے چہرہ میں محبت سے ہو کندن کی چمک
نور وہ دے کہ کرے ظاہر و باطن یکساں
تیری آواز ہو کانوں میں جرس کی آواز
درد وہ دل میں ہو راحت کدہ ہو دل جس سے
وہ دعاؤں میں میری سوز ہو وہ رقت ہو
عاجزی کو مری دے خلعت سرافرازی
ستی احسن سے اکر دے مجھے ایسا سرشار
گوہر حسن سے بھر دے میرا دامن یارب
آگ دن رات برستی ہے زمیں پر پیہم
تار باراں کی طرح ہے جو مصائب کا نزول
شرک اور کفر میں ٹکراؤ بہت ہلکا ہے

جلوۂ رخ سے مرے دل کو فروزاں کر دے
اس مرے جسم کو اک سرو چراغاں کر دے
انہیں ویرانوں کو جو پھر چمنستاں کر دے
وہ۔ شریعت بھی جسے عقل ہراساں کر دے
میرے ہر ذرہ کو رشک مہ تاباں کر دے
چشم خونریز کو گہوارۂ طوفاں کر دے
پائے ہمت ہو وہ کانٹوں کو گلستاں کر دے
میری آنکھوں کو بھی اشکوں سے زرافشاں کر دے
جو میرے دل میں ہو چہرہ سے نمایاں کر دے
اسی نغمہ کو دلیل رہ عرفاں کر دے
جو محبت کی ہوس ٹیسیں ابھی رواں کر دے
جیب برق بداماں کو پشیماں کر دے
مور بے مایہ کو منظور سلیماں کر دے
جس پہ پڑ جائے نظر ثانی رحماں کر دے
واقف راز علوم لیس، مکاں کر دے
ہم پہ اس آگ کو تو رحمت باراں کر دے
اے حفیظ اپنی حفاظت کو نگہباں کر دے
دے ہدایت انہیں اور سب کو مسلماں کر دے

التجا ہے یہی گوھر کی کہ اے رب غفور
صاحب کفر کو اب صاحب ایماں کر دے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زلزلۃ الساعۃ

"خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری ایات و نھدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا۔ اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا۔ جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کی گئی۔ کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں۔ اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا زندگیوں کا خاتمہ۔ اور پھر مجھے مخاطب کرکے فرمایا قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا۔ جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو" (الوصیت)

نکاح کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک ضروری ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ سوائے پہلے منظوری حاصل کرنے کے کوئی شخص نکاح میں مجھے وکیل اور ولی نہ بنایا کرے۔ (حضرت مولوی سید) محمد سرور (شاہ صاحب)

اخبار احمدیہ

لجنہ اماء اللہ سلطان پورہ کے اجلاس: لجنہ اماء اللہ سلطان پورہ لاہور کے سال رواں کے پہلے پندرہ روزہ دو اجلاس مورخہ یکم ماہ امان و ۱۵ ماہ امان کو ہوئے ہر دو اجلاس میں ممبرات لجنہ نے مضامین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر سنائیں محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے بھی تقاریر کیں۔ لجنہ کی ممبرات میں خدا کے فضل سے بیداری ہے۔ ام کلثوم النساء بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ

درخواست ہائے دعا: (۱) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد عبد اللہ صاحب لودھیر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں (۲) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کی اہلیہ سخت بیمار ہیں (۳) محمد شریف صاحب لاہور کو پونے دو سال سے پیٹ درد کا عارضہ ہے (۴) امیر اللہ خانصاحب اسمعیلہ ضلع مردان کو ایک مقدمہ درپیش ہے (۵) غلام علی صاحب کھوکھر چک ۱۱۸ لالہ خود اور ان کی لڑکی بیمار ہیں (۶) ستری احمد دین صاحب سید والا آجکل عراق بسلسلہ جنگ گئے ہوئے ہیں (۷) محمد یاسین صاحب ابن مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی امسال ایم۔ اے فائنل (اقتصادیات) کا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز ان کی بہن محترمہ مریم صاحبہ بی۔ اے کا آخری امتحان دینے والی ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے والوں کی فہرست

اس سے قبل الفضل میں ان دوستوں کے اسماء شائع کئے جا چکے ہیں جنہوں نے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کی اطلاع دی ہے۔ یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نومبر ۴۲ء (ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش) میں مندرجہ ذیل کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوگا۔ (۱) آریہ دھرم (۲) کشف الغطاء (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ (۵) گورنمنٹ انگریزی و جہاد (۶) تقریریں۔ اس کے بعد جو نام اس غرض کے لئے نظارت ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست بغرض اطلاع اخبار میں شائع کی جاتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اس امر کیطرف ایسی توجہ نہیں دی جس کا یہ مستحق ہے خصوصیت سے جماعتہائے لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ انبالہ شہر۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ لائلپور جالندھر۔ ہوشیارپور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ملتان۔ لدھیانہ۔ جموں۔ سیالکوٹ شہر۔ جہلم شہر۔ منٹگمری شہر۔ پاکپٹن۔ فیروزپور۔ قصور۔ پٹی۔ پٹیالہ۔ کپورتھلہ۔ شملہ۔ دہلی۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ جماعتہائے سرحد علاوہ پشاور کی توجہ اس امر کیطرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ (۹۱) محمد شفیع صاحب محمود آباد (۹۲) خان عبد الرحمن صاحب بی۔ اے پشاور (۹۳) عبد السلام صاحب مالاکنڈ (۹۴) میاں بشیر احمد صاحب۔ سی آر پشاور (۹۵) قاضی عبد السلام صاحب پشاور (۹۶) مولوی خلیل الرحمن صاحب پشاور (۹۷) عبد الکریم صاحب پشاور (۹۸) میاں عبد السلام صاحب سید والا (۹۹) میاں غلام اللہ صاحب سید والا (۱۰۰) حکیم شیخ امام الدین صاحب سید والا (۱۰۱) حکیم مولا بخش صاحب قادیان (۱۰۲) سید مسعود احمد صاحب قادیان (۱۰۳) ہدایت اللہ صاحب سرگودہا (۱۰۴) امۃ القیوم صاحبہ بنت میاں ہدایت صاحب سرگودہا (۱۰۵) شیخ عنایت اللہ صاحب نصرت آباد (۱۰۶) ڈاکٹر احمد الدین صاحب (") (۱۰۷) پیر رشید احمد صاحب (") (۱۰۸) چودہری نصیر احمد صاحب (") (۱۰۹) چودہری فیروز احمد صاحب (") (۱۱۰) چودہری غلام مصطفےٰ صاحب (") (۱۱۱) صوفی غلام محمد صاحب (") (۱۱۲) شیخ مبارک احمد صاحب (") (۱۱۳) سیٹھ عزیز احمد صاحب (") ناظر تعلیم و تربیت

پابندی وقت اطاعت جفاکشی اور استقلال وقار عمل سے سیکھے

(مہتمم وقار عمل)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان

(۱۲)

عظیم الشان انقلاب کی خبر

غرض اللہ تعالےٰ نے رسولوں کی میعاد کا ذکر سورۃ طٰہٰ میں عیسائیوں کی ضلالت کے اعتبار سے ان لبثتم الا عشراً اور مسلمانوں کے بے راہ ہونے کے اعتبار سے ان لبثتم الا یوماً کے الفاظ میں کرتا۔ اور اس کے بعد معاً عظیم الشان انقلاب برپا ہونے کا ان الفاظ میں اعلان فرماتا ہے ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفاً۔ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ پہاڑ اڑائے جانے والی پیشگوئی کیونکر پوری ہوگی۔ فقل ینسفھا ربی نسفاً۔ کہہ میرا رب انہیں اڑا دے گا۔ اور ایسا اڑا دے گا۔ کہ ان کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ اسلام اور مسلمانوں کی دشوار گزار راہیں صاف ہو جائیں گی۔ فیذرھا قاعاً صفصفاً۔ ایک ہموار میدان ہوگا۔ لا تریٰ فیھا عوجاً ولا امتاً کوئی نشیب وفراز نہ رہے گا۔ یومئذٍ یتبعون الداعی لا عوج لہ۔ اس دن وہ اس پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ جس کی باتیں قیمًا راستی ہیں لا عوج لہ۔ جن میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں وخشعت الاصوات للرحمٰن سب آوازیں رحمٰن کے لئے دھیمی۔ اور مدھم ہو جائیں گی۔ فلا تسمع الا ھمساً۔ ایسی مدھم ہوں گی۔ کہ شنیدہ داستان رہ جائے گی۔ یومئذٍ لا تنفع الشفاعۃ۔ اس دن کسی کی شفاعت نہ چلے گی۔ الا من اذن لہ الرحمٰن۔ مگر وہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت جس کا اذن رحمٰن دے چکا ہے۔ ورضی لہ قولاً۔ جس کی باتیں رحمٰن کی پسندیدہ ہیں۔ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے۔ جو آسیب ہو رہا ہے۔ اور جو بعد میں ہونے والا ہے۔ ولا یحیطون بہ علماً۔ انہیں اس کا علم نہیں وعنت الوجوہ للحی القیوم۔ حی قیوم کے سامنے چہرے جھک جائیں گے۔ وقد خاب

من حمل ظلماً۔ جس نے ظلم اٹھایا ہے۔ وہ اپنی مرادوں میں ناکام رہیگا۔ بأسِ شدید والی پیشگوئی کا یہ وہ مبشر پہلو ہے۔ جس کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے الفاظ میں اس طرح فرمایا ہے۔ جس طرح کہ منذر پہلو کا اعلان آپ فرماتے ہیں "قریب ہے۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹیگا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے" پھر فرماتے ہیں "اب وہ دن نزدیک ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتا لگے گا۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا" (تذکرہ صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

بأس شدید کے زمانہ کی آخری تعیین

اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت نزدیک بتایا گیا ہے۔ اور جو الہامات اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئے ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ اُن کے پورا ہونے کا آغاز خلافت ثانیہ سے ہوگا۔ ۷۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو بشیر الدولہ۔ عالم کباب کا مشہور ومعروف الہام ہوا۔ جو لوگوں کی ہنسی ٹھٹھا کا موجب بنا۔ آپ کا ذہن اس وقت ایک پیدا ہونے والے لڑکے کی طرف منتقل ہوا۔ اور آپ سمجھے۔ کہ پیر منظور محمد صاحب مصنف یسرنا القرآن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ کہ اس کی پیدائش کے چند ماہ بعد یا جب تک وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر سخت تباہی آئے گی "گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائیگا آپ فرماتے ہیں "غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائیگا۔ اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا۔ عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا" (تذکرہ صفحہ ۵۶۲)

کلمات وحی کی یہ تشریح وقت سے پہلے کی ہے اور نہایت سچی تشریح ہے۔ گو اس کے چسپاں کرنے میں آپ کو پہلے غلط فہمی ہوئی۔ جو بہت جلد بعد میں دور ہوگئی۔ وحی الٰہی کی تجلی بالکل ایک خارجی شئے ہے۔ خود ساختہ ذہنی نہیں ہوتی۔ اس لئے بعض وقت اس کے سمجھنے میں غلطی کا امکان بھی ہوتا ہے

اپنی بنائی ہوئی بات کو تو انسان اچھی طرح سمجھتا ہے۔ مگر خارجی بات کو سمجھنے میں بعض اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ انبیاء کا وحی الٰہی کے سمجھنے میں یہی حال ہوتا ہے۔ جو ان کی صداقت پر ایک دلیل ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا سلوک جو قرآن مجید میں اس بارہ میں بیان ہوا ہے۔ یہ ہے کہ وہ دیر تک انبیاء اور ان کے ساتھیوں کو غلطی پر نہیں رہنے دیتا۔ واقعات سے اصل مقصود کو واضح کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ کر دیتا ہے۔ بشیر الدولہ۔ عالم کباب والے الہام کا مفہوم سمجھنے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلط فہمی نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے چسپاں کرنے میں ابتداءً آپ نے یہ خیال فرمایا۔ جو بہت جلد آپ کے زمانے ہی میں تبدیل ہوگیا تھا۔ کہ اس پیشگوئی کا تعلق یسرنا القرآن کے مصنف پیر منظور محمد صاحب سے نہیں۔ بلکہ کوئی اور منظور محمد ہیں جن کا بیٹا اس پیشگوئی کا موعود ومصداق ہے اور وہ منظور محمد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کا آغاز ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خلافت احمدیہ کے لئے منتخب ہوئے آپ کے انتخاب کے چند ماہ بعد اس پیشگوئی کی ابتداء ہوئی۔ اور سنہ ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم چھڑی۔ بأس شدید والی پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام بھی ہوا تھا "چمک دکھلاؤں گا تمکو اس نشاں کی پنج بار" سنہ ۱۹۱۴ء میں پہلی بار چمک تھی۔ اور آج خلافت ثانیہ کے ہی عہد میں اس نشان کی دوسری بار چمک ہے۔ اور پہلی چمک سے بڑھ کر ہیبت ناک ہے۔ اور یہ امر بھی ایمان افروز اور عجیب تصرفات الٰہیہ میں سے ہے کہ جب دوسری چمک کے دکھلانے کی گھڑی قریب تر ہوئی۔ تو اس سے چار سال قبل کا زمانہ خلافت ثانیہ اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اس پر متوازی حکومت کا الزام عائد کیا گیا۔ اور اشرار کا ایک بے ہنگم گروہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جس نے گندہ دہنی۔ الزام تراشی اور ایذا دہی کا حربہ ہر ممکن طریق سے ہمارے خلاف چلایا۔ اور تمام ہندوستان بلکہ ہندوستان سے باہر تمام جہان میں ہمارے خلاف ایسا اودھم مچایا۔ کہ اس

کی نظیر ہماری سابقہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ ایک منظم شرارت تھی۔ جو ہمارے خلاف پھیلائی گئی۔ اس عرصہ میں ہماری جو حالت تھی۔ اس کا اندازہ ان خطبات جمعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو غایت درجہ غم واندوہ اور سوز اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان خطبات میں غالب کا یہ شعر بھی تھا جو دوہرایا گیا۔ ع

دیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہگذر پہ ہم کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

یا اس کا اندازہ آپ اپنی اس وقت کی دعاؤں۔ اور اشکباری سے کرسکتے ہیں آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آپ کو بار بار روزے رکھوائے گئے۔ تا شائد اسی سے آسمان کو تحریک ہو۔ ایک نہایت ہی ہتک آمیز اور اشتعال انگیز سلوک آپ سے کیا گیا۔ گو آپ نے اپنے مشتعل جذبات پر اپنے امام مطاع کے حکم سے قابو رکھا۔ مگر کیا یہ سچ نہیں۔ کہ ہزاروں دل وجگر سینوں کے اندر ہی جل بھن کر کباب بن رہے تھے۔ اس نہایت ہی کمینہ سلوک سے جو سگان دیوانہ کی طرف سے آپ کے ساتھ ہوا۔ سری نگر میں مجھ پر ایک کال رات ایسی گزری جس میں میرا بستر بلا مبالغہ انگاروں کا تھا۔ دل آگ سے بھرا ہوا تھا۔ جسم کے روئیں روئیں سے آگ نکلتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ اور جب بے خوابی اور اضطراب کی حالت انتہائی حد تک پہونچی۔ تو میں نے قلم وکاغذ لیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ایک عریضہ لکھا۔ جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا۔ کہ ہماری حالت اب اس اجنبی ۔۔۔۔ کی سی ہے جسے ۔۔۔ ٹھکرایا جاتا ہے۔ میں ان فقروں کو دُہرانا پسند نہیں کرتا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح میرا دل ہتک آمیز سلوک سے کباب تھا۔ ہر احمدی کا دل بھی ویسا ہی۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کباب ہو۔ اور آپ سمجھتے ہیں۔ کہ بھوک پیاس کی گھڑیوں میں آپ کی سوز بھری دعاؤں۔ آپ کی زمین پر گریہ وزاری اور چیخ وپکار نے آسمان میں کوئی حرکت پیدا نہ کی ہوگی۔ یقیناً اس زمانہ ابتلا کی آہ وبکا جو ہمارے امام اور اس کی جماعت کے دلوں سے اٹھی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کی مصداق بن گئی تھی۔ ع

کون روتا ہے۔ کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا۔

اور یقیناً جو لرزہ زمین پر اب برپا ہے۔ اور جو عالم کباب کا محشر قائم ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ہماری کسی بد دعا کا براہ راست نتیجہ ہے۔ لیکن یہ ضرور سمجھتا اور کہتا ہوں۔ کہ اس محشر کباب کو ہمارے کباب کردہ دلوں کے ساتھ نسبت ضرور ہے تاہم سب جانیں اور یقین کریں کہ عالم کباب والی پیشگوئی کا تعلق جس موعود کے ساتھ تھا۔ وہ وہی لخت جگر تھا۔ جو سوزاں اور بریاں کیا گیا۔ اور سارا عالم اس کے عہد سوزاں میں سوزاں اور بریاں ہوا۔

یہ باتیں محض اتفاق یا خوش عقیدگی پر محمول نہیں۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار ہے۔ جو نہ جھٹلایا جاسکتا ہے۔ اور نہ اس کا انکار کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آج سے ۴۲ سال قبل ایک انسان نے یہ اطلاع دی۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے الہام کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ دنیا پر موعودہ قیامت خیز تباہی آنے والی ہے۔ اور وہ بہت قریب ہے۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ موعودہ تباہی پسر موعود کے عہد میں ہوگی۔ جو ایک اعتبار سے عالم کباب ہوگا۔ اور ایک اعتبار سے بشیر الدولہ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس نے کہا تھا۔ کہ اس موعودہ تباہی کی چمکار پانچ بار ہوگی۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ اس نے کہا تھا کہ اس پسر موعود کے عہد پر تین چار سال نہیں گذریں گے۔ یا یہ کہ وہ جونہی اپنے عہد رشد کو پہونچیگا۔ تو یہ قیامت خیز تباہی ظہور میں آئیگی۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ خلافت ثانیہ کے عہد کے ابتدائی مہینوں میں عیسائی ممالک میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ اسی کے عہد میں ایسے وقت پر جبکہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے سینے ایک منظم شرارت کے ماتحت بھونے گئے دوسرا محشر برپا ہوا جس میں تمام جہان کباب کی طرح بھنا جارہا ہے۔ پس جب یہ تمام باتیں امر واقعہ پر مبنی ہیں۔ تو میرا یہ کہنا محض خوش عقیدگی نہیں۔ کہ جب بأس شدید والی موعودہ گھڑی قریب تر پہونچی۔ تو اس کے لئے کچھ مزید علامتیں بھی معین کی گئی تھیں تا جب وہ پوری ہوں۔ تو لوگوں کے لئے ان کے ایمان کی تازگی کا سامان اور ان کے بچاؤ کی صورت م ش

واضح ہو۔ اور وے سب یقین دل کے ساتھ جانیں۔ کہ بأس شدید والی پیشگوئی کی جملہ بیان کردہ تفاصیل میں ایک سی الٰہی مشیت اور ایک سی تدبیر خداوندی کار فرما ہے۔

قاضی بل کے نقائص

قادیان کے ایک جلسہ میں جو قاضی بل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

مرکزی اسمبلی میں ایک مسلمان کیطرف سے ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ جو قاضی بل کے نام سے موسوم ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے نکاح خوانی اور اس کے اندراج کے لئے قاضی مقرر کئے جائیں۔ اور ان کے نام پیش کرنے کے لئے ایک بورڈ بنایا جائے۔ جو انہی لوگوں کو اس عہدہ کے لئے پیش کرے۔ کہ جو فلاں فلاں مدرسے کے سند یافتہ ہوں۔ لیکن مناسب سمجھا گیا کہ اس بل کو پہلے عام مسلمانوں کی استصواب رائے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

اس بل کے پیش کرنے والے نے اس کی ضرورت کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا۔ اور جہاں تک ہمارا علم ہے۔ اس کے متعلق نہ آج کے دن تک کوئی حقیقی ضرورت پیش آئی۔ اور نہ پیش کی جاسکتی ہے۔ ہاں خیالی ضرورتوں کا دروازہ بند نہیں۔ خیالی ضرورتیں انسان بیسیوں بنا سکتا ہے۔ لیکن فی الواقعہ اسکی قطعاً ضرورت نہیں۔ شریعت اسلام نے نکاح کی حقیقت صرف گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول باجازت ولی بیان کی ہے۔ اور یہ مسلمانوں میں بغیر کسی دقت کے اس وقت تک سرانجام دی جاتی ہے۔ اور اسمیں کسی بڑے ذی علم اور حکومت کی طرف سے مقرر کردہ عالم کی ضرورت نہ واقع میں ہے۔ نہ شریعت نے اس کی ضرورت بیان کی ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بل مسلمانوں پر ایک شرعی معاملہ میں ایسے قیود عائد کرتا ہے۔ کہ جن کا شریعت نے مسلمانوں کو پابند نہیں کیا۔ پس بلاوجہ ایک شرعی امر کو جو بغیر کسی دقت و نقص کے ادا ہوتا رہتا ہے۔ ان قیود میں جکڑنا جو یہ بل عائد کرتا ہے مسلمانوں کو سخت تکالیف میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ آج تک جب کبھی گورنمنٹ نے کسی شرعی امر کے متعلق کوئی ایسا بل پیش کیا جس سے شریعت میں دخل دیا جاتا ہو تو مسلمانوں کی طرف سے یہ حجت پیش کی جاتی رہی ہے کہ اسلامی شریعت مکمل ہے۔ اسمیں دخل دینا درست نہیں۔ اور حکومت ہمیشہ ان کی اس رائے کی قدر کرتی رہی ہے۔ مگر اس بل کا ایک مسلمان کی طرف سے پیش ہونا ہمیشہ کے لئے اس قطعی اور واقعی حجت کو بیکار کر دیگا۔

پس علاوہ مسلمانوں کو تکلیف میں ڈالنے کے یہ بل شریعت کاملہ اسلام میں دخل انداز ہے۔ بلکہ ذرا اور گہری نظر کی جائے، تو یہ بل شرعی مقدس اصطلاحات کی تبدیلی پر مشتمل ہے۔ مثلاً قاضی شرعی اصطلاح میں جج (فیصلہ کرنیوالے) کو کہتے ہیں۔ اور کسی آیت یا حدیث یا فقہ کی کتاب میں قاضی کے معنی نکاح خواں یا نکاح کا رجسٹر رکھنے والے کے نہیں۔ مگر یہ بل نکاح خواں یا نکاح کا رجسٹر رکھنے والے کو قاضی قرار دیتا ہے۔ پھر اس بل میں جو یہ شرط رکھی گئی ہے۔ کہ بورڈ اس شخص کے قاضی بنانے کی سفارش کرے۔ جو فلاں فلاں معین مدرسے کا سند یافتہ ہو۔ اول تو ان معین مدارس کے سند یافتہ لوگوں کا ہر ایک علاقے میں حسب ضرورت مل جانا نہایت مشکل ہے۔ نکاح کی ضرورت تو ہر ایسے مقام پر پیش آتی ہے۔ جہاں مسلمان رہتے ہوں۔ اور ہر بستی میں یا اس کے قریب ان مدارس کے سند یافتہ اشخاص کا مہیا ہونا بالکل بعید ہے۔

پھر مسلمانوں میں مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقہ اپنے شرعی رسوم ایسے شخص سے ادا کرنا چاہتا ہے۔ جو اسکی نظر میں باخدا شخص ہو۔ اور دوسرے آدمی سے جو کہ اسکی نظر میں ایسا نہ ہو۔ ان شرعی امور کو ادا نہیں کرانا چاہتا۔ یہی حال نکاح کا ہے۔ کہ عموماً ہر ایک فرقہ اپنے گروہ میں سے کسی بزرگ سے نکاح پڑھواتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا شرط کی بناء پر ہر ایک فرقے کو جو اس خاص فرقے سے باہر ہے۔ کہ جس فرقے کے یہ مدارس ہیں۔ جن کا سند یافتہ ہونا شرط کیا گیا ہے ایک وقت میں ڈالنا ہے۔ مثلاً اہلحدیث اپنے گروہ میں سے کسی کو نکاح خواں بنائیں گے اور اسی طرح حنفی وغیرہما۔ لیکن وہ مدارس جنکا بل میں ذکر کیا گیا ہے صرف ایک فرقے کے ہیں جو حنفی لوگوں میں سے خاص دیوبندی کہلاتے ہیں۔ صرف بریلی کا مدرسہ ایک ایسا مدرسہ ہے جو پہلے دیوبندیوں کا مخالف تھا۔ آجکل مجھے علم نہیں کیونکہ اس مدرسے کا بانی دیوبندیوں کو کافر اور دیوبندی اسکو بُرا کہتے تھے۔ لیکن اب وہ بانی زندہ نہیں ممکن ہے اب ان کا کوئی اتحاد ہو۔ اور بھی مدارس ایسے ہیں جو کہ بہت بلند پائے کے ہیں۔ مگر اس خاص فرقہ کے نہیں ہیں۔ جیسا کہ دارالعلوم ندوہ لکھنؤ میں فرنگی محل علماء کا مدرسہ اور سرکاری بھی ہیں جیسے مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ اور اورنٹیل کالج لاہور جس میں مولوی فاضل تک تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ دلی میں ۱۳ سے بھی زیادہ مدارس ہیں۔ اور کانپور میں علاوہ مدرسہ الٰہیات کے دو بہت بڑے مدرسے ہیں۔ پھر ریاست رام پور کا مدرسہ نہایت عالی شان مدرسہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مدرسے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ دیوبندیوں کے نہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کا نام نہیں لیا گیا۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بل کسی ضرورت کی بناء پر یا اہل اسلام کے کسی فائدہ کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف ایک مخصوص گروہ کی حکومت کو مختلف فرقہ ہائے اسلام پر ٹھونسنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اور کوئی سمجھدار حکومت ایسی خود غرضانہ تحریک کی تائید نہیں کرسکتی۔ جس کے ذریعہ کسی مخصوص قلیل فرقے کو دوسری کثیر جماعتوں پر بلا ضرورت اور بلا فائدہ مسلط کر دے

اس سے بھی زیادہ اگر نظر کو آگے جانے دیں۔ تو اس بل کے بعض ایسے خط و خال دکھائی دینے لگتے ہیں۔ جو اس بات کا پتہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام کے وہ دشمن جنکا اپنا مذہب بالکل نامکمل ہونے کی وجہ سے آئے دن انکو اہم مذہبی امور میں کوئی نیا بل پیش کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اور اسمبلی میں مسلمان ممبروں کیطرف سے یہ حق و صداقت کا نعرہ ہمیشہ وہ سنتے چلے آئے ہیں کہ اسلام مکمل مذہب ہے۔ اس میں کسی دینی امر میں کوئی بل بنانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ضرورت ہوتی ہے تو اسکی کہ گورنمنٹ کا قانون جو کہ غیر شرعی ہے۔ اس کو کسی موقعہ پر مسلمانوں پر سے ہٹا کر شرعی قانون کو رائج کیا جائے۔ اور ان دونوں حالتوں کا ان پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ انکی طبیعت ان موقعوں پر جھینپتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کیطرف سے ہم پر یہ ایک چوٹ ہے۔ پس اس چوٹ کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے ایک سادہ لوح مسلمان کو اپنا آلہ کار بنایا۔ اور کہا کہ تم یہ بل پیش کرو۔ اور اسکو فائدہ بھی بتایا کہ اسمیں تمہارے گروہ کو یہ فوائد حاصل ہونگے تاکہ ان فوائد کی بناء پر وہ ان کا آلہ کار بن جائے چنانچہ

بھوپال میں تبلیغ احمدیت

کامٹی (ناگپور) کے جلسہ سے فارغ ہو کر میں اور میرے رفیق مولوی محمد یار صاحب عارف وارد بھوپال ہوئے۔ ۱۳؍ اور ۱۴؍ مارچ کو بھوپال رہے۔ اس اثناء میں کئی غیر احمدی معززین سے ملاقات کر کے انہیں احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ ایک سرکردہ غیر احمدی معزز نے ہمیں چائے پر بلایا۔ اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ احمدیت کے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ہم نے کئی بزرگان دین کے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ ان حوالجات کو سن کر یہ صاحب بہت متاثر ہوئے۔ اور جب انہیں معلوم ہوا کہ ایک اور غیر احمدی معزز اپنے حلقہ احباب میں ہماری تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے اس مجلس میں شمولیت کے لئے بے حد اشتیاق ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ عین وقت پر ان صاحب کے دولت کدہ پر تشریف لے آئے۔ اس موقعہ پر پندرہ کے قریب معززین جمع تھے۔ جن کے سامنے مولوی محمد یار صاحب عارف نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ اس تقریر میں آپ نے یورپ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں کے ذکر کے علاوہ وہ اعتراضات بھی بیان کئے۔ جو ان ممالک میں اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص یہ اعتراض کہ اسلام جبر و اکراہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ آپ نے ان اعتراضات کے جو جوابات ان ممالک میں دیئے جاتے رہے۔ انہیں مدلل طور پر پیش کیا۔ آپ کی تقریر نہایت پسند کی گئی۔ تقریر کے آخر میں تقریباً ایک گھنٹہ مسئلہ جہاد کے متعلق ہم دونوں سے دلچسپ مکالمہ جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دلائل سے یہ اصحاب بہت متاثر ہوئے۔ حاضرین مجلس نے جماعت احمدیہ کے کام کی تعریف کی۔

یہ صاحب خانہ جنہوں نے اپنے ہاں تقریر کرائی۔ احمدیت سے اچھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس مجلس سے پہلے پرائیویٹ ملاقات میں انہوں نے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کئی ایک محققانہ سوالات کئے۔ جن کے خاکسار نے خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دیئے اور انہوں نے ہمارے پرزور دلائل کا اعتراف فرمایا۔

خاکسار۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

مولوی محمد علی صاحب کے لئے مزید پانچ سو روپیہ کا انعام

۱۲؍ مارچ ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں مکرم و محترم جناب سیٹھ عبد اللہ بھائی اللہ دین صاحب کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے لئے بعض شرائط کے ماتحت گیارہ ہزار روپیہ کا انعام تجویز کیا گیا ہے۔ سیٹھ صاحب کا مضمون پڑھتے ہی میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ اپنی طرف سے مولوی صاحب کی خدمت میں پانصد روپیہ کی ناچیز رقم بطور انعام پیش کروں۔ مگر عدیم الفرصتی کے باعث اس پر جلد عمل نہ کر سکا۔ اب بھائی غلام محمد صاحب اختر کی تحریر سے دوبارہ تحریک ہوئی ہے۔ لہٰذا میں -/۵۰۰ روپیہ کی حقیر سی رقم بتفصیل ذیل دو سو روپیہ بوقت مجوزہ قسم اور مبلغ تین صد روپیہ نفر قسم کے ایک سال بعد بشرطیکہ نتیجہ قسم مولوی صاحب کے حق میں ہو۔ اور ہمارے خلاف نکلے۔ اس کار خیر میں شرکت کی نیت سے پیش کرتے ہوئے امید رکھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب اس زریں موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ اور اس طریق فیصلہ کو قبول فرما کر وہ نہ صرف اپنے تبلیغی مشن کو ہی مستحکم و مضبوط کر سکیں گے۔ بلکہ ایک لمبے عرصہ کیلئے بیان القرآن کی فروخت کے راستہ میں تفسیر کبیر نے جو رکاوٹ پیدا کر دی ہے اس کے نقصان کا ازالہ بھی آسانی سے کر سکیں گے۔ خاکسار۔ علی اکبر ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ جہلم

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ اخاء و نبوت ۱۳۲۱ھش

شعبہ تعلیم

مرکزی کارگزاری:- امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت"۔ اس امتحان کے لئے ۲۶؍ اخاء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ مگر رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے مجالس سے فہرستیں کم موصول ہوئیں۔ اس لئے امتحان کی تاریخ ۲۶ اخاء کی بجائے ۱۶؍ نبوت مقرر کی گئی۔ قادیان کی خواتین کو لجنہ اماء اللہ اور نصرت گرلز سکول کی وساطت سے شمولیت امتحان کی دعوت دی۔ سابقہ امتحان توضیح مرام میں کامیاب رہنے والے ساڑھے چار سو اصحاب کو سندات بھجوائی گئیں۔ اور اول و دوم کو انعامات بھیجے گئے۔ ۱۶ نبوت کو قادیان میں "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" کا امتحان دو مقامات پر لیا گیا۔ مردوں کے لئے مسجد اقصےٰ میں اور مستورات کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں انتظام کیا گیا۔ قادیان میں ۲۷ مرد اور ۱۱ مستورات نے شرکت کی۔ بیرونی مقامات میں ستائیس جگہ پر پرچے بھیجے گئے۔

مقامی مجالس۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ رمضان المبارک کی وجہ سے مصروفیات زیادہ رہیں۔ اس لئے تعلیم ناخواندگان کا کام کم ہوا۔ اور مندرجہ ذیل حلقہ جات میں کسی حد تک کام جاری رہا۔ مسجد اقصےٰ۔ دار الرحمت۔ مسجد مبارک۔ رمضان کے بعد اس کام کو دوبارہ جاری کیا گیا۔ مندرجہ ذیل حلقوں میں بفضلہ تعالےٰ کام از سر نو شروع ہو گیا۔ دار الفضل۔ دار الرحمت۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد مبارک۔ دار السعۃ۔ دار البرکات شرقی۔

بیرونی مجالس:- مندرجہ ذیل مجالس سے عرصہ زیر رپورٹ میں تعلیم ناخواندگان کا کام جاری رہنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو کورس مقرر کیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ (۱) قرآن کریم ناظرہ (۲) نماز سادہ و باترجمہ (۳) معمولی اردو لکھنا پڑھنا۔ (۴) سو تک ہندسے یہ کورس ان ناخواندگان کے لئے ہے۔ جن کی عمر اب کسی باقاعدہ سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی نہیں۔ لیکن بعض مجالس میں مجوزہ کورس کے علاوہ طلباء مدارس کو بھی اور بعض چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی تعلیم دی جاتی رہی۔ جن مجالس کی طرف سے اس عرصہ میں تعلیمی مساعی کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ چک ۹۹ شمالی۔ موگا۔ چک ۲۳۳ لائلپور۔ دینا پور۔ لدھیانہ۔ گوکھووال چک ۱۳۱ لائلپور۔ داتا زید کا۔ لاہور۔ بنوں۔ فیروزپور چھاؤنی۔ سید والا۔ چک ۱۷ جنوبی۔ بھیرہ۔ میانوالی خاناں والی۔ دہلی۔ جہلم۔ کریام۔

شعبہ اطفال

مقامی مجالس:- دار الرحمت۔ بچوں کو نماز سکھائی جاتی رہی۔ اور نماز باجماعت کے لئے مسجد میں لایا گیا۔ حاضری روزانہ ۸۰ کے قریب رہی۔ اطفال جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ دار الفضل۔ نماز کی تلقین کی گئی۔ ماہانہ جلسوں میں حاضر ہوتے رہے۔ تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ دار العلوم:- اطفال کو منظم طور پر نمازوں اور دیگر کاموں میں حاضر کرنے کی کوشش جاری رہی۔ دار البرکات:- نمازوں میں باقاعدہ حاضر کیا گیا۔ ہفتہ وار جلسے کرا کر تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ اطفال نماز کے لئے جلوس کی صورت میں احباب محلہ کو جگاتے رہے۔ بورڈنگ تحریک جدید:- تمام اطفال باقاعدہ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ:- دینی مسائل سکھائے گئے۔ الفضل پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ اطفال خدام کے ساتھ پروگرام میں شریک ہوتے رہے۔ دار الفتوح اطفال جلسوں میں باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ مسجد مبارک:- ۱۱۳ اطفال امتحان "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" میں شریک ہوئے۔ دار الانوار:- ہفتہ وار جلسے ہوتے رہے جس میں اطفال کو اسلامی اخلاق سیکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ہر جمعہ کو اطفال مسجد صاف کرتے رہے۔ نماز باترجمہ یاد کرائی گئی۔ دار الشیوخ:- نمازوں میں حاضری باقاعدہ رہی۔ اطفال کھیل میں شریک رہے۔ دار السعۃ تربیت اطفال کا کام جاری رہا۔ نماز میں اطفال باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ جلسہ کے ذریعہ اطفال کو تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ دار البرکات شرقی: اطفال کے جلسہ باقاعدہ

ہوتے رہے۔ تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ نمازوں کی حاضری باقاعدہ لی جاتی رہی۔ مسنون دعائیں یاد کرائی گئیں۔

بیرونی مجالس:۔ گوجرانوالہ۔ اطفال خدام کے ساتھ مجلس کے پروگرام میں شریک ہوتے رہے۔ لائل پور:۔ اطفال کو جلسوں میں نماز کا سبق دیا گیا۔ ترجمہ بھی سکھایا گیا۔ نماز پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ ہر جمعہ کو اطفال جمع ہو کر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ کانپور۔ اطفال خدام کے ساتھ کام کرتے رہے۔ گوکھووال چک ۱۲۱ (لائل پور) اطفال کو باقاعدہ نمازوں میں لایا جاتا ہے۔ اور نماز سکھائی جاتی ہے۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا:۔ اطفال سے ان کے پروگرام پر عمل کروایا جاتا رہا۔ اور نمازوں میں انہیں باقاعدہ لایا جاتا رہا۔ داتا زید کا:۔ اطفال کی تعلیم باقاعدہ جاری ہے۔ لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا رہا۔ اور نمازوں میں باقاعدہ حاضر کیا جاتا رہا۔ لاٹھور۔ بچوں کو ابتدائی دینی مسائل سکھائے گئے۔ نماز سادہ اور باترجمہ یاد کرائی جاتی ہے۔ انکی سکول کی پڑھائی میں بھی مدد کی جاتی ہے۔ سیدوالا۔ اطفال مسجد کی صفائی کرتے اور لوٹوں میں پانی بھرتے ہیں۔ تقاریر کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ دہلی۔ ہر ہفتہ جلسے کر کے ان کو تقاریر کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اور دینی مسائل بتائے جاتے ہیں۔ جہلم۔ اطفال درس میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ کریام ہر ہفتہ مسجد اور سکول کی صفائی کرتے ہیں۔

شعبۂ تجنید

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مجالس میں ۳۵۔ اراکین کا اضافہ ہوا۔ لائل پور ۶۔ لودہراں ۱۰۔ فیروزپور ۱۔ موگا ۸۔ داتا زید کا ۲۔ چک ۱۲۱ لائل پور ۱۔ کانپور ۱۵۔ دارالشیوخ ۲۔ ۴۲ مختلف جماعتوں کو مجالس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی تحریک کی گئی۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

لوکل مجالس:۔ ماہ اخاء میں رمضان المبارک کی وجہ سے اور پھر عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے ورزش تقریباً بند رہی۔ ماہ نبوت میں پھر اُسے جاری کیا گیا۔ اور قادیان کی مجالس کے لئے دو مقامات پر ورزش کا انتظام کیا گیا۔ بیرونی محلہ جات ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے سامنے والی گراؤنڈ میں اور اندرون قصبہ کے محلہ جات کے اراکین دارالانوار میں ورزش کرتے رہے۔ حاضری اگرچہ تسلی بخش نہ تھی مگر پھر بھی کام ہوتا رہا۔ ورزش اجتماعی کے علاوہ قادیان کے اراکین اپنے طور پر بھی کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔

بیرونی مجالس۔ مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے ہاں مختلف کھیلوں مثلاً کبڈی تیرنا۔ گولہ پھینکنا۔ دوڑیں رسہ کشی وغیرہ کا انتظام کیا۔ اور اراکین ان کھیلوں میں شریک ہوتے رہے۔ گوکھووال چک ۱۲۱ لائل پور۔ گھٹیالیاں۔ داتا زید کا۔ کنڈا گھاٹ۔ سیدوالا۔ بھیرہ۔ میانوالی خانانوالی۔ دنیاپور۔ لاہور۔ کریام چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ موگا۔ کانپور۔ کیرنگ۔

شعبہ مال

۱۔ امانت مجلس خدام الاحمدیہ

بقایا سابقہ	۱۴۹—۱۵—۹
آمد ماہ اخاء و نبوت ۱۳۲۰ ہش	۲۴۹—۱۳—۶
کل	۳۹۹—۱۳—۳
خرچ	۳۴۰—۰—۰
بقیہ رقم نبوت کے آخر تک	۵۹—۱۳—۳

۲۔ مجالس مقامی خدام الاحمدیہ

بقایا سابقہ	۱۳۱—۱۳—۳
آمد ماہ اخاء و نبوت	۷—۱۵—۶
کل	۱۳۹—۱۲—۹
خرچ	۱۵—۰—۰
بقایا	۱۲۴—۱۲—۹

۳۔ تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ

سابقہ بقایا	۲۲۰۹—۱—۰
آمد	۹۲۰—۸—۶
کل	۳۱۲۹—۹—۶

دفتر مرکزیہ:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ ڈاک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ آمد ڈاک مقامی ۴۲۰ - آمد ڈاک بیرون ۲۵۳
روانگی ،، ،، ۴۳۷ روانگی ،، ۲۳۱

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۹۵:۔ منکہ سید بشیر احمد ولد سید عبدالحی صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۶½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بمد وصیت جمع کرا دوں۔ تو وہ رقم میرے حصہ وصیت کردہ میں سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد اسوقت سوائے پارچات پوشیدنی اور درسی کتب کے کوئی نہیں۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا۔ میری ذاتی آمد اسوقت کوئی نہیں جو خرچ مجھے ماہوار ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ سید بشیر احمد۔ گواہ شد:۔ سید عبدالحی اوورسیر منصوری گواہ شد:۔ مرزا شریف احمد۔

چونکہ عزیز سید بشیر احمد طولعمرہ کی عمر ۱۶½ سال ہے اور قانونی طور پر ۱۸ سال کی عمر ہونے پر وصیت کر سکتا ہے۔ اس لئے میں ذاتی طور پر اس امر کا ذمہ لیتا ہوں۔ کہ جب تک عزیز ۱۸ سال کا نہ ہو۔ میں اس خرچ ماہوار جو اس کو دیا جائیگا۔ میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور جب عزیز کی عمر اٹھارہ سال کی ہو جائیگی۔ اسوقت وہ اس وصیت کی دوبارہ تصدیق کر دیگا۔ العبد:۔ خاکسار سید عبدالحی آف منصوری ۲۵ ۲/۴۲

نمبر ۶۰۹۶:۔ منکہ مبارک بیگم صادقہ زوجہ چوہدری نورالدین صاحب منیر قوم شیخ صدیقی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نئی دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور قیمتی ۱۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اپنی وصیت کا کل روپیہ مبلغ ۲۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ انشاءاللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ مبارک بیگم صادقہ۔ گواہ شد:۔ شیخ غلام حسین احمدی والد موصیہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ نئی دہلی گواہ شد:۔ نورالدین منیر خاوند موصیہ ۳۹ ہیررو ڈ نئی دہلی

ضروری گذارش

"الفضل" مورخہ ۱۸ و ۱۹ مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جائے۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ اپریل کو وی۔ پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ خاکسار منیجر "الفضل"

نمبر ۶۰۹۱:۔ منکہ خواجہ محمد شریف ولد خواجہ میراں بخش صاحب قوم نائک کشمیری پیشہ زراعت و تجارت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے دو مکان ایک شہر میں دوسرا ٹاؤن کمیٹی کے جنوب مشرق کی طرف۔ میرے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ جنکی قیمت اس وقت اندازاً اڑہائی تین ہزار کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ میں جو کاروبار کرونگا۔ اس کا بھی اور جائیداد مکانات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ اس کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو میری یہی وصیت اس پر حاوی ہوگی اور کاروباری آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور میری ماہوار آمدنی تقریباً بیس روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ۲ ماہ بماہ دیتا رہونگا۔ العبد:۔ خواجہ محمد شریف بقلم خود دارالفتوح قادیان گواہ شد:۔ نورالدین تاجر محلہ دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ سربلند احمدی پنشنر صدر محلہ دارالفتوح

نمبر ۶۰۹۷:۔ منکہ محمودہ سلطانہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالرحیم صاحب راجہ قریشی قوم مغل عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ مہر ۸۰۰ روپے زیور طلائی دس تولہ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ:۔ محمودہ سلطانہ بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم بقلم خود خاوند موصیہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی۔ ۲۲ مارچ۔ سر سٹیفورڈ کرپس آج ایک سمندری ہوائی جہاز کے ذریعہ شام کے چار بجے کراچی پہنچ گئے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر سندھ نے آپ کا استقبال کیا۔

آسام۔ ۲۲ مارچ۔ مشرق میں جنگی صورت حال کے پیش نظر مشرقی آسام کے بہت سے لوگ ڈبروگڑھ۔ ڈوم ڈوما۔ اور نواحی مقامات کو چھوڑ کر دیہات میں جا رہے ہیں۔ اس علاقہ کے سرکاری ملازمین بھی اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقامات پر بھیج رہے ہیں۔ جس سے سڑک پر ٹریفک بہت بڑھ گیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۲ مارچ۔ جاپان کے ۶۰ طیاروں نے آج برما کے جنوبی حصہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر چینی اور برطانی طیاروں نے متحدہ طور پر ان کا مقابلہ کیا اور ان میں سے دو طیارے گرا لئے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دشمن طیاروں نے وسطی برما کے ایک ہوائی اڈہ پر شدید بمباری کی۔ جس سے کچھ جانی ومالی نقصان ہوا۔ دشمن کے طیاروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

انقرہ۔ ۲۲ مارچ۔ برطانوی سفیر نے آج ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے گذشتہ ہفتہ ترکی کے مغربی ساحل پر میلاس کے مقام پر غلطی سے جو بم گرائے تھے۔ برطانوی سفیر نے اسپر اظہار افسوس کرتے ہوئے نقصان کی تلافی کی پیش کش کی ہے۔

وشی۔ ۲۲ مارچ۔ خارکوف پر روسی دباؤ بڑھ گیا ہے۔ روسی فوجیں شہر کے شمالی مورچوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ لیکن جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ بحیرۂ ازود کے شہر ٹیگنراگ کے شمال میں بھی جنگ جاری ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۲ مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ فلپائن کے جاپانی کمانڈر نے آج بعد دوپہر فلپائن کی امریکن اور فلپائنی فوجوں سے ہتھیار ڈال دینے کا مطالبہ کیا۔ چونکہ اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی اس لئے امریکن کمانڈر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

لاہور۔ ۲۲ مارچ۔ سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب نے آج دہلی سے واپسی پر اخبارات میں شائع شدہ اس رپورٹ کی پُرزور تردید کی کہ انہوں نے مسلم لیگ سے تعلق توڑ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لاہور۔ ۲۲ مارچ۔ خان بہادر اللہ بخش صاحب۔ ڈاکٹر خانصاحب مسٹر شمس الدین احمد وزیر بنگال۔ مسٹر آصف علی اور دیگر آزاد خیال مسلمان آزاد مسلم بورڈ کی میٹنگ کے سلسلہ میں لاہور آئے ہوئے ہیں۔ میٹنگ کل ہوگی۔

لنڈن۔ ۲۲ مارچ۔ تازہ ترین روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محاذ جنگ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایک ضمنی اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ دنوں میں لینن گراڈ کے علاقہ میں سولہ سو جرمن ہلاک ہوئے اور بہت مالِ غنیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ اسٹاریا روسا کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہاں شدت سے جنگ جاری ہے اور دو جرمن رجمنٹوں کا صفایا ہو چکا ہے یہاں کی محصور فوجوں کو بچانے کے لئے نازی مرکزی یورپ اور افریقہ سے طیارے بھیج رہے ہیں۔

کینبرا۔ ۲۲ مارچ۔ آج جاپانی طیاروں نے ڈارون اور کیتھرن پر فضائی حملے کئے آخر الذکر مقام کو بموں سے بھاری نقصان پہنچا۔

لنڈن۔ ۲۲ مارچ۔ جرمن طیاروں نے مالٹا پر شدید حملوں کا سلسلہ پھر شروع کر دیا ہے۔ جو گذشتہ جمعہ کو ۲۴ گھنٹوں تک پوری شدت سے جاری رہا۔ برطانوی طیاروں اور توپوں نے ۲۰ طیارے برباد کر دیئے۔

لنڈن۔ ۲۲ مارچ۔ پولینڈ کے وزیر اعظم جنرل سکروسکی کینیڈا پہنچ گئے ہیں۔ آپ مسٹر روز ویلٹ سے ملاقات کرنے کے لئے بہت جلد واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن۔ ۲۲ مارچ۔ ایک تازہ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سائبیریا میں بیسیوں روسی ڈویژن محاذ جنگ پر جانے کے لئے بیتاب ہیں۔ یہ ڈویژن پوری طرح تربیت یافتہ اور جدید ترین سامانِ جنگ سے آراستہ ہیں۔

کینبرا۔ ۲۲ مارچ۔ اتحادی طیاروں نے آسٹریلیا کے شمال میں اباؤل سے لے کر نیوگنی تک جاپانی اڈوں پر شدید حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ایک اڈہ میں ۳ بمباروں اور ۶ شکاری طیاروں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ نیز اتحادی بیڑہ جاپانی جہاز رانی کیخلاف ۱۶۰۰ میل لمبے محاذ پر شدید حملے کر کے سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

لاہور۔ ۲۲ مارچ۔ آج صبح پونے آٹھ بجے یہاں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ کے جھٹکوں سے کھڑکیاں اور کواڑ ہلنے لگے۔ اور لوگ خوف زدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی پشاور۔ راولپنڈی اور شملہ میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔

بمبئی۔ ۲۲ مارچ۔ گاندھی جی نے آج "ہری جن" کے ایک مضمون میں حکومت ہند سے اپیل کی ہے۔ کہ اگر وہ اعلان کر دے کہ موقع آنے پر حکومت ہندوستان میں کار آمد اشیاء کو جلانے کی پالیسی پر عمل نہیں کرے گی۔ تو اس سے صورت حالات بہتر ہو جائے گی۔ اور عوام کی بےچینی دور ہو جائے گی۔

لاہور۔ ۲۲ مارچ۔ آج جمیعۃ العلماء ہند کی کانفرنس میں مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ پتوں کی بجائے جڑ کو پکڑیں۔ جڑ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے ملک کو غیر ملکی غلبہ سے آزاد کرائیں۔ اسی میں ہمارے ملک اور مسلمانوں کی ترقی منحصر ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں شک اور بزدلی کی بجائے عزم اور ہمت کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔

واشنگٹن۔ ۲۲ مارچ۔ محکمہ بحر کے سکرٹری کرنل ناکس نے بتایا ہے۔ کہ تین ریزرو بحری اور ہوائی اڈوں کیلئے عملہ تیار کرنے کے سلسلہ میں یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر سال ۳۰ ہزار ہوا بازوں کو تربیت دیجائے۔ اس انتظام کے ماتحت امریکہ میں ریزرو اڈوں کی تعداد ۱۸ تک پہنچ جائے گی۔

واشنگٹن۔ ۲۲ مارچ۔ ہندوستان آنے والے امریکن مشن کے لیڈر مسٹر لوئی جانسن نے ہندوستان کو روانگی سے پیشتر مسٹر روز ویلٹ سے ملاقات کی۔ تاکہ اُن سے قطعی ہدایات حاصل کریں۔ وہائٹ ہاؤس سے نکلنے کے بعد آپنے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اس وقت امن خطرہ میں ہے۔ میں حالت کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرونگا مسٹر جانسن عنقریب ہندوستان روانہ ہونے والے ہیں۔

قاہرہ۔ ۲۲ مارچ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ کل قیمیی کے علاقہ میں اتحادی دستوں نے دشمن پر اچانک حملہ کر کے ۱۵۰ آدمی قید کر لئے۔ بہت سا سامان برباد کیا گیا۔ علاوہ ازیں مرطوبہ کے پاس ایک ہوائی اڈہ کو بھی برباد کر دیا۔ ہمارے طیاروں نے بھی ان علاقوں میں کافی سرگرمی دکھلائی۔

لاہور۔ ۲۲ مارچ۔ کل جمیعۃ العلماء ہند کے اجلاس میں یہ قرار داد منظور کی گئی۔ کہ اس کا نصب العین "آزادئ کامل" ہے۔ اس قرارداد میں یہ بھی واضح کیا گیا۔ کہ وطنی آزادی میں مسلمان آزاد ہوں گے۔ ان کا مذہب۔ کلچر اور تہذیب و ثقافت آزاد ہوگی۔ وہ کسی ایسے آئین کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ جس کی بنیاد ایسی آزادی پر نہ رکھی گئی ہو +

مجلس شوریٰ پر آنے والے احباب توجہ فرماویں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت کا کام نہایت ضروری اور اہم امر ہے۔ حضور کی حقائق اور معارف سے لبریز کتب کا موجودہ زمانہ میں اور خاص کر حالات موجودہ کے پیش نظر بلا توقف ہر ایک ملک میں پھیل جانا نہایت ضروری ہے اس لئے ہر ایک جماعت کو چاہیئے کہ اول وہ ہر ایک احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی لائبریری قائم کروائیں۔ دوئم ہر انجمن جماعتی طور پر سلسلہ کی کتب کی ایک مکمل لائبریری قائم کریں۔ سوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام اور علماء سلسلہ کی کتب کو خرید کر اپنے اپنے علاوہ اور دیگر ممالک میں پھیلانے کی کوشش کریں جن کے پاس پہلے کتب موجود ہوں وہ اپنی اپنی لائبریریوں کا جائزہ لیکر آویں۔ کہ کون کونسی کتاب کم ہے۔ تا کہ وہ اپنی لائبریریوں کو مکمل کر سکیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف ۲۵ روپے میں بکڈپو تالیف و اشاعت طلب کریں۔

منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

شملہ کی طرف ٹریفک کیلئے گاڑیوں کے انتظامات کے سلسلہ میں (جس کی قبل ازیں اشاعت ہو چکی ہے) ۳/۴۲ ۳۱ اور ۴/۴۲ ۱ کو گاڑیوں کا ٹائمنگ حسب ذیل طریق سے ہوگا۔

I

(۱) ۱۲۔ ڈاؤن / ۱۳۔ اپ شملہ میل ۳۱۔ مارچ کو لاہور سے ۳۰۔ ۲۱ پر سروس شروع کریگی۔

(۲) یکم اپریل کو ۱۴۔ ڈاؤن / ۱۱۔ اپ شملہ میل کی انبالہ کینٹ اور لاہور کے درمیان کوئی سروس نہیں ہوگی

(۳) ۳۱ مارچ کو ۱۴۳۔ اپ پسنجر دہلی سے ۱۵۔ ۱۷ پر سروس شروع ہوگی

(۴) ۱۔ اپ کلکتہ دہلی کالکا میل جو ۳۱ مارچ کو دہلی سے ۱۰۔ ۲۲ پر روانہ ہوگی۔ دھول کوٹ اور لالڑو پر نہیں ٹھہریگی (۵) یکم اپریل کو چاندی گڑھ انبالہ کینٹ سیکشن پر نو ترمیم شدہ اوقات کے مطابق ۲۔ ڈاؤن کالکا۔ دہلی کلکتہ میل کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔ (۶) یکم اپریل کو ۱۴۶۔ ڈاؤن کمٹڈ کی سلوگرا اور کالکا (کالکا شملہ سیکشن) کے درمیان کوئی سروس نہیں ہوگی

(۷) ۱۸۔ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس ۳۱۔ مارچ ۱۹۴۲ء کو لاہور سے ۵۰۔ ۲۱ پر روانہ ہوگی۔ اور آگے ان اوقات کے مطابق چلتی ہوئی جو اکتوبر ۱۹۴۱ء میں جاری تھے سہارنپور ۳۲۔ ۶ پر پہنچیگی۔

II یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے مندرجہ ذیل مزید تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

(۱) ۸۱۔ اپ دہلی اور انبالہ کینٹ کے درمیان نہیں چلے گی۔ (۲) ۱۸۷۔ اپ دہلی سے ۲۵۔ ۱۵ پر روانہ ہوگی۔ اور پانی پت ۵۰۔ ۱۷ پر پہنچیگی۔ (۳) ۱۴۴۔ ڈاؤن صرف کالکا اور انبالہ کینٹ کے درمیان ان اوقات کے مطابق چلیگی جو اکتوبر ۱۹۴۱ء میں رائج تھے۔ (۴) ۱۰۸۔ ڈاؤن جواب امرتسر اور پٹھانکوٹ کے درمیان چلتی ہے لاہور سے چلا کریگی۔ وہ لاہور سے ۳۰۔ ۱۷ پر روانہ ہوگی اور امرتسر سے موجودہ اوقات کے مطابق روانہ ہوگی (۵) ۱۳۴۔ ڈاؤن لاہور اور امرتسر کے درمیان اڑا دی جائیگی۔ (۶) ۳۶۔ ڈاؤن / ۹۰ ڈاؤن اور ۸۹۔ اپ / ۳۵۔ اپ کے ساتھ راولپنڈی اور شور کوٹ روڈ کے درمیان تھرڈ کلاس تھرو سروس بوگی کا انتظام دوبارہ جاری کیا جائیگا۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی